بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۱۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۷ شہادت ۱۳۴۶ ھش ۷ محرم ۱۳۸۷ھ ۱۷ اپریل ۱۹۶۷ء	نمبر ۸۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلمہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس کا مفہوم عملی رنگ میں انسان کے دل میں داخل ہو جائے

جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے

"اب یاد رکھنا چاہیئے کہ کلمہ جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں اس کے کیا معنے ہیں؛ کلمہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود محبوب اور مقصود خدا تعالےٰ کے سوا اور کوئی نہیں۔ الٰہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کے لئے آتا ہے۔ یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ چونکہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں۔ اس لئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جاوے۔ سچ یہی ہے کہ نجات نہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنّۃ

یعنی جس نے صدق دل سے لا الٰہ الا اللّٰہ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بے کار اور نکمے ہو جاتے اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی۔ نہیں بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل میں داخل ہو جاوے۔ جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اسی زندگی میں وہ جنت میں ہوتا ہے۔

یہ سچی بات ہے اور جلد سمجھ میں آ جاتی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب و مقصود نہ رہے۔ تو پھر کوئی دکھ یا تکلیف اسے ستا ہی نہیں سکتی۔ یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۱۰۳/۱۰۴)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی مراجعت

ربوہ ۱۷ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب جو فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے ۵ مارچ کو ربوہ سے مکہ معظمہ روانہ ہوئے تھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے فریضۂ حج ادا کرنے اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد کل شام چناب ایکسپریس سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر محترم صاحبزادہ صاحب کا نہایت پُرخلوص طور پر استقبال کیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد بھی ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے احباب نے باری باری محترم صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ اور آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے اور آپ کی خدمت میں فریضۂ حج کی ادائیگی پر مبارکباد پیش کی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا حج قبول فرمائے۔ اور اس کی عظیم الشان برکات سے آپ کو نوازے آمین

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

چودھویں مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودھویں مرکزی تربیتی کلاس ۲۸ اپریل بروز جمعہ سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس ۱۳ مئی تک جاری رہے گی۔ تفصیلی پروگرام عنقریب الفضل میں شائع کر دیا جائیگا۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ جو خدام اس سال میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے ہیں۔ انہیں اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھجوائیں۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ کلاس میں شامل ہونے والے ہر خادم کے پاس قرآن مجید ضرور ہو

(محمد شفیق قیصر مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۔۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"
(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد جہلمی پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ عید الاضحیہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل نے خاندانی وقف کی عظیم قربانی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کی

اس قربانی کی غرض یہ تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو قوم آپ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہو

اور

ان ذمہ داریوں کو ادا کر سکے جو اسلام کی طرف سے اس پر عائد کی جانے والی تھیں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

جمعہ کے دو خطبوں میں (مطبوعہ الفضل ۱۳ مارچ و الفضل ۹ اپریل ۱۹۶۷ء) میں نے بطور تمہید کے اپنی بہنوں کو مخاطب کیا تھا۔ آج میں اپنے

اصل مضمون کی طرف آتا ہوں

آج کا دن جو قربانیوں کی عید کا دن ہے میں نے اس مضمون کے شروع کرنے کے لئے اس لئے منتخب کیا ہے کہ میرے مضمون کی ابتداء وقف ابراہیمی سے ہی ہوتی ہے۔ ایک تو مضمون کافی لمبا ہے۔ اور کئی خطبوں میں غالباً ختم ہوگا۔ دوسرے آج کے موسم کا یہ تقاضا ہے۔ کہ اس مضمون کا بالکل ابتدائی حصہ اختصار کے ساتھ آج یہاں بیان کیا جائے

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ

خانۂ کعبہ کی بنیاد

کم و بیش اٹھارہ بیس مقاصد اور اغراض کے پیش نظر رکھی گئی تھی اور قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان مقاصد کا حصول حقیقۃً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن بعثت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے اللہ تعالےٰ نے ایک قوم کی تیاری کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وقف کا مطالبہ کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذمہ جو کام کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اس لمبے عرصہ میں ایک تو بیت اللہ کی آبادی کا انتظام کریں۔ اس کی صفائی کا خیال رکھیں۔ خانہ کعبہ کے طواف کے لئے جو لوگ آئیں ان کی خدمت کریں۔ اور جیسا کہ طَهِّرَا الخ کے حکم سے ظاہر ہے۔

سب سے اہم فریضہ

اس خاندانی وقف کا یہ تھا کہ وہ یہ ساری تیاری کریں اس نبیؐ اور اس نبیؐ کی امت کے لئے جو نماز کو اسی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرے گی کہ اس میں قیام بھی ہوگا اس میں رکوع بھی ہوگا اور اس میں سجدہ بھی ہوگا۔

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ بتا دیا تھا کہ تمہارے ذریعہ سے خانۂ کعبہ کی بنیادیں جو اٹھوائی جا رہی ہیں اور بنوائی جا رہی ہیں۔ ان کا مقصد یہ نہیں کہ وہ تمام اغراض تمہارے اور تمہارے خاندان کے ذریعہ سے حاصل کئے جائیں گے۔ جن اغراض کے لئے خانۂ کعبہ اللہ تعالےٰ دنیا میں قائم کر رہا ہے۔ بلکہ تمہارے ذمہ یہ بات ہے کہ تم اس نبی اکرم صلعم کے استقبال کے لئے ابھی سے تیاری کرو۔ اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوں تو تمہاری کوششوں کے ذریعہ تمہارے نمونہ کی وجہ سے تمہارے خاندان میں وقف کا جو سلسلہ جاری ہو اس کے نتیجہ میں قوم کے اندر وہ تمام استعدادیں پیدا ہو جائیں۔ جن کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن کی کامیابی کے لئے ضرورت ہے تو اڑھائی ہزار سال تک

اللہ تعالےٰ نے ایک قوم کو اس لئے تیار کیا تھا

کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلوں کے نیچے آ کر آپکی تربیت میں آ، آپ کی قوتِ قدسیہ سے فیض حاصل کرنے کے بعد وہ قوم بنے جو اللہ تعالےٰ انہیں بنانا چاہتا تھا لیکن ان میں قبولِ تربیت کی قوت اور استعداد پیدا کرنے کے لئے اس قوم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کو وقف کرایا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ کامل اور حقیقی نشو و نما کے بغیر خالی استعداد کوئی کام نہیں کرتی۔ بہت سے بڑے اچھے سائنس دان ہوتے ہیں اپنی استعداد کے لحاظ سے لیکن اپنے ماحول کے نتیجہ میں وہ بالکل اَن پڑھ اور جاہل رہ جاتے ہیں تربیت ان کی نہیں ہو سکتی۔ تعلیم کا انتظام نہیں ہوتا۔ تو کسی مقصد کے حصول کے لئے اگر ایک آدمی یا ایک قوم کی ضرورت ہو تو دو چیزوں کا اس فردِ واحد

یا اس قوم میں پایا جانا ضروری ہے۔ ایک استعداد کا اور ایک اس استعداد کی صحیح تربیت اور اس سے کام لینے کا۔ پس استعداد پیدا کرنے کا کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد کیا گیا تھا اور اس کے لئے قرآن کریم نے وضاحت سے بیان کیا ہے کہ ان کو کہا گیا تھا کہ اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرو۔

ایک عظیم قربانی

اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل سے لی لیکن اس قربانی کی غرض یہ تھی کہ جس وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل جس نے بعد میں عرب میں آباد ہونا تھا وہ آنحضرت صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور ان قربانیوں کے دینے کے لئے تیار رہو جن کا اسلام نے ان سے مطالبہ کرنا تھا۔ اڑھائی ہزار سالہ تربیت کے نتیجہ میں عرب کے اندر یہ استعداد پیدا ہو گئی تھی جس طرح لکڑی کے اندر آگ چھپی ہوئی ہوتی ہے اور جب دیا سلائی دکھائی جائے تو وہ آگ بھڑک اٹھتی ہے اسی طرح یا جس طرح ایٹم کے اندر بہت بڑی طاقت موجود ہوتی ہے لیکن ایک خاص میکنزم کے ذریعہ سے اس طاقت کو جو چھپی ہوئی ہوتی ہے ظاہر کر دیا جاتا ہے اسی طرح

عرب کی قوم اڑھائی ہزار سالہ تربیت

کے نتیجہ میں ان ذمہ داریوں کے نبھانے کے لئے تیار ہو چکی تھی جو ذمہ داریاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے سب سے پہلے اس قوم پر ڈالنی تھیں۔

اسلام تمام عالمین کے لئے بطور ہدایت کے دنیا کی طرف بھیجا گیا (اس میں کوئی شک نہیں) لیکن اسلام اور قرآن کریم کے پہلے مخاطب عرب تھے اور اگر عرب اس وقت مستعد نہ ہوتے، ان کے اندر یہ استعداد اور طاقت پیدا نہ ہو چکی ہوتی تو پھر اسلام کا غلبہ ممکن نہ ہوتا کیونکہ پہلے مخاطب (یعنی قوم عرب) ناکام ہو جاتے اور بڑا انتشار دنیا میں پیدا ہو جاتا تو ضروری تھا کہ ایک قوم کی قوم کو ان ذمہ داریوں کے نباہنے کے لئے تیار کیا جائے اور اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وقف کے لئے کہا گیا اور آپ نے وقف کیا خود کو بھی، اپنے بیٹے اور نسل کو بھی اور ان کے سپرد جو کام کیا گیا وہ یہ تھا کہ طھّرا بیتی للطّائفین میرے اس گھر کو ظاہری اور باطنی پاکیزگی سے بھر دو۔ دوسرے یہ کہ دعائیں کرو کہ

ربّنا تقبّل منّا

اے خدا ہم خوشی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ تیری رضا کے حصول کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں لیکن جب تک تیرا فضل شاملِ حال نہ ہو ہماری یہ قربانی قبول نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اب فضل فرما۔

تقبّل منّا

ہماری اس قربانی کو تو قبول کر لے۔ پھر اپنی نسل کے لئے دعا کرتے رہو

ومن ذرّیتنا امّۃً مسلمۃً لک

کہ جس وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو میری یہ ذرّیت اور نسل آپ کو مان لے اور قبول کر لے اور ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے تیار ہو جائے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے کندھوں پر ڈالیں۔ ان کو امّتِ مسلمہ بنائیو۔ اس وقت ان سے کوئی غفلت کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد نہ ہو۔

پھر اس خاندان نے

اتنا شاندار نمونہ دکھایا ہے

کہ اگر اس اڑھائی ہزار سالہ تاریخ پر آپ نگاہ ڈالیں تو ان میں سے کم ہی خاندان ایسے ہوں گے جو عرب سے باہر نکلے ہوں حالانکہ ان کی ہمسائیگی میں بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہو چکی تھیں اور وہ بڑے ذہین لوگ تھے اور بڑی فراست اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا کی تھی اور قربانی کرنے والے فطرتاً لیڈر ہوتے ہیں اور قیادت کی استعداد اُن کے اندر ہوتی ہے۔ اگر وہ ان بادشاہوں کے دربار میں جاتے تو بڑے ہی دنیوی فوائد اٹھا لیتے لیکن صرف اِکّا دُکّا عرب باہر نکلے اور انہوں نے بھی اپنا تعلق مکّہ سے قائم رکھا ہے تو لگاتار اڑھائی ہزار سال تک قربانی دیتے چلے جانا نسلاً بعد نسلٍ کوئی معمولی چیز نہیں ہے اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بڑی ہی قربانیاں دینی پڑیں اپنے ماحول کو مطہّر پاک اور مصفّا بنانے کے لئے اور بڑی ہی دعائیں کرنی پڑیں اپنے رب کے حضور۔ اگر وہ دعائیں نہ ہوتیں تو یہ قوم اس قسم کی تربیت حاصل نہ کر سکتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان سے قربانی لی ایک بے آب و گیاہ مقام کے اوپر آباد ہو جانے کی۔ دنیا سے تمام علائق کو توڑ دینے کی۔ اور ان کے ذمہ یہ لگایا گیا تھا کہ بیت اللہ کی صفائی پاکیزگی اور طہارت کا ابھی سے انتظام کرو۔ کیونکہ میں ربّ العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی طرف مبعوث کرنے والا ہوں اور اپنے خاندان میں یہ وصیّت کرتے چلے جاؤ کہ وہ بھی وقف کے اس سبق کو بھُولیں نہ اور ساری قوم کوشش میں لگی رہے اس بات کے لئے کہ

آئندہ نسلیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں

اور ذمہ داری صرف یہ تھی خانہ کعبہ کی حفاظت اس کی پاکیزگی کا انتظام کرنا، جو لوگ خانہ کعبہ میں آئیں اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے خدائے واحد کی عبادت کے لئے ان کی خدمت میں لگے رہنا اور اس میں اپنا فخر سمجھنا اور اس طرح ایک روحانی خاندان اور پھر قوم کو تیار کر دینا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے اور دعائیں کرتے رہنا۔ چونکہ استعداد کے باوجود بھی ناکامی ہو جاتی ہے اس لئے اڑھائی ہزار سال تک اللہ تعالےٰ نے یہ دعا کروائی اس خاندان اور اس قوم سے کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو وہ خاندان (جو ایک قوم بن گیا تھا اس لمبے زمانہ میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سُن کر اس پر لبّیک کہیں۔ چنانچہ جس وقت نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی ہے تو اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا بہترین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک ایسا دَور بھی آپ کی زندگی میں پیدا کیا جو خالصۃً قربانی کا دَور تھا مکّی زندگی جس کا ایک ایک سانس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان سانسوں کے مقابلہ میں تھا بلکہ ان سے بھی بڑھ کر تھا جب آپ کے جلانے کے لئے آگ کو تیار کیا گیا تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس زمانہ سے زیادہ شاندار تھا جب وہ اس وادئ غیر ذی زرع میں

چھوڑ دیئے گئے تھے۔ وہ ایک طرح کی موت تھی جوان کے سامنے تھی۔ گو انہیں اس وقت اس کا احساس نہ تھا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو احساس بھی تھا اور دوہرا احساس تھا۔ ایک تو اپنی قوم کی ایذائیں تھیں مصیبت تو خدا کے لئے خدا کے بندے برداشت کرتے ہی ہیں۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ قربانی اتنی نہیں تھی جتنی یہ قربانی تھی کہ آپ دیکھ رہے تھے کہ جس قوم کی ہدایت اور جس دنیا کی راہ نمائی کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے وہ مجھے ٹھکرا رہی ہے۔ کیا بنے گا اس قوم کا اور کیا بنے گا دنیا کا اگر یہ باز نہ آئے اپنی حرکات سے۔ یہ سوچ کر آپ کے دل اور آپ کی رُوح نے جو قربانی دی ہے اس کا مقابلہ کوئی اور قربانی نہیں کر سکتی لیکن اس کے بعد یکدم حالات نے پلٹا کھایا اور وہی جو آپ کے دشمن تھے آپ کے دوست بنے۔ آپ کے فدائی بنے۔ آپ کے ذرا ذرا سے دُکھ پر اپنی جانوں کو قربان کرنے والے بنے۔ اسلام کی خاطر اپنوں کو اور اپنے علاقہ کو چھوڑ کر ساری دنیا میں پھیل کر خدائے واحد کا نام دنیا میں پھیلانے والے بنے۔ دنیا میں ایسی قربانی دینے والے بنے کہ جن قربانیوں کی مثال پہلے کسی نبی کی امت میں نہیں ملتی۔ یہ استعداد جو اس قوم میں پیدا ہوئی کہ جب تک سوئی رہی فتنۂ عظیمہ کا باعث اور جب بیدار ہوئی تو اتنی شان دار قربانیاں دینے والی کہ جو بے مثل ہیں۔ یہ انہی ابراہیمی دعاؤں کا نتیجہ تھا اور ابراہیم علیہ السلام کو اور ان کے خاندان کو جب وقف میں لیا گیا تو ان کے ذمہ ڈیوٹی یہی تھی، کام یہی تھا کہ تم نسلاً بعد نسلٍ قریباً اڑھائی ہزار سال تک اس دعا میں لگے رہو کہ تمہاری قوم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور اسلام کی ذمہ داریوں کو نباہنے والی ہو۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے

خانہ کعبہ کی بنیاد کے جو مقاصد تھے

وہ کم و بیش اٹھارہ بیس اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بتائے ہیں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اگلے خطبوں میں میں انشاء اللہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے تفصیل سے یہ مضمون بیان کروں گا اور پھر اس مقام تک پہنچوں گا جس کی طرف میں پہلے اشارۃً ذکر کر آیا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے ایک بڑے اہم معاملہ کی طرف میری توجہ کو پھیرا ہے اور میرا فرض ہے کہ میں آپ دوستوں کے سامنے اس کو بیان کروں اور آپ کا پھر فرض ہوگا کہ آپ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر خدا تعالےٰ کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے وہ عظیم جدّ و جہد اور قربانی خدا تعالےٰ کے حضور پیش کریں جس کی طرف اللہ تعالےٰ آپ کو بلا رہا ہے اور جس کے نمونے آپ کے سامنے ہیں جن میں سے ایک نمونہ کی طرف آج میں نے اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواستِ دعا:۔ جناب عزیز محمد خاں صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور بعارضہ دورہ دل لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ ان کے دو بیٹے اور ایک بھتیجا بھی بیمار اور زیر علاج ہیں۔ سب بہن بھائیوں کی خدمت میں دعا کی التجا ہے۔ (سلطان محمد خاں)

(۲) میرے لڑکے عزیزم سمیع اللہ رہ ڈانسپکٹر کی خوشدامن عرصہ ڈیڑھ سال سے رعشہ کی مرض میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ شافی خدا کامل صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار میاں چراغ دین احمدی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فاتحہ پڑھ دیا گیا

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

جناب مولوی محمد علی صاحب جالندھری احراری علماء میں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ آپ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ ملتان کی ایک مسجد میں حضرت سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کا فاتحہ بھی پڑھ چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بار ختمِ نبوت کانفرنس (کراچی) میں تقریر کرتے ہوئے اپنا یہ دلچسپ واقعہ سنایا کہ:۔

"میں ایک روز ملتان میں ایک مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک طرف ایک مرزائی ایک مولوی صاحب سے بحث کر رہا تھا۔ مرزائی بار بار کہتا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور مولوی صاحب انکار میں سر ہلا دیتے۔ پندرہ بیس منٹ اسی ردّ و کد میں گزر گئے۔ میں اُٹھ کر ان کے پاس آ بیٹھا اور میں نے اس مرزائی کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہوئے کہا "آپ مولوی صاحب کو معاف فرمائیں اور اُن کی جگہ مجھ سے بات کریں وہ جھٹ کہنے لگے حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ میں نے ہاتھ اُٹھا کر کہا آؤ دعا کریں اللہ انہیں جنّت نصیب کرے۔"

(اخبار آزاد لاہور ۲۵ ۔ جنوری ۱۹۵۲ء صلہ کالم ۳)

خطبہ جمعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو تلقین کی تھی کہ امام کے خطبات ضرور جماعتوں کو سنائے جائیں۔ حضور کا ایک اہم ارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سُنا دیا کریں بلکہ جماعتوں کا کام یہی ہونا چاہیئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالےٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے اُسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل جلد ۲۷ مؤرخہ ۱۵ ۔ اپریل ۱۹۳۹ء صلہ ۹)

(مرسلہ خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا انچارج مربی ضلع سرگودہا)

ضروری اعلان ـــ امتحان ناصرات الاحمدیہ

جملہ مجالس ناصرات الاحمدیہ کا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۲۳ ۔ اپریل کو منعقد ہوگا پرچہ جات ارسال کر دئے گئے ہیں جس لجنہ کو موصول نہ ہوئے ہوں وہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منگوا لیں امتحان لینے کے بعد پرچہ جات جس قدر جلد ہو سکے مرکز میں ارسال کر دیں۔

امتحان کے لئے نصاب درج ذیل ہے:۔

چھوٹا گروپ:۔ کتاب ہمارا آقا نصف اوّل
التحیات تک نماز باترجمہ
کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ چاند دیکھنے کی دعا۔

بڑا گروپ:۔ جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ۔ (یہ کتاب دفتر لجنہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے)
قرآن کریم پہلا پارہ نصف باترجمہ
دعا نماز جنازہ۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ روزہ کھولنے کی دعا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

تفسیر القرآن

فبای آلاء ربکما تکذبان

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

جرمن مستشرق نولڈک Noldeke نے سورہ الرحمٰن کی قرآنی آیت فبای آلاء ربکما تکذبان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ آیت بلا وجہ اور بغیر کسی مقصد کے بار بار تکرار کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

تاریخ عرب کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ عرب قوم کے لیل و نہار بت پرستی میں گزرتے اور وہ اپنی قومی رسومات و روایات کی وجہ سے لکیر کے فقیر تھے۔ مگر جب اسلام کی نورانی شعاعوں نے ان کے قلوب کو اور قرآنی آیات کی فصاحت و بلاغت نے ان کے دماغوں اور سینوں کو نور توحید سے منور کیا۔ تو یہی قوم افضل الامم ہو گئی۔ علماء بلاغت نے عربی زبان کے اسالیب بیان کو تین اقسام میں بیان کیا ہے۔ (۱) الاسلوب العلمی (۲) الاسلوب الادبی (۳) الاسلوب الخطابی۔ قرآنی آیت بالا فبای آلاء ربکما تکذبان اسلوب خطابی کو لئے ہوئے ہے۔ اسلوب خطابی کی تعریف یہ ہے۔

۱۔ ومن اظہر ممیزات ھذا الاسلوب التکرار واستعمال المترادفات وضرب الامثال واختیار الکلمات الجزلۃ ذات الرنین (البلاغۃ الواضحۃ)

یعنی اسلوب خطابی کی نمایاں خصوصیات میں سے تکرار۔ مترادفات۔ ضرب الامثال اور پُر شکوہ اور رقت آمیز فقرات کا استعمال کرنا ہے۔ تعریف بالا کی روشنی میں علمی لحاظ سے اگر آیت ہذا کا تکرار کثرت سے کیا گیا ہے تو ہرگز جائے اعتراض نہیں ہے بلکہ یہ تو قرآنی اعجاز اور اس کی بلاغت کی واضح مثال ہے جس میں نعمائے ربانی کی طرف بار بار توجہ دلا کر جن و انس کو توحید کی طرف متوجہ کیا ہے۔

علمی اور ادبی بلاغت کے قواعد کی رو سے مشہور عیسائی ادیب ڈاکٹر انیس مقدسی پروفیسر امریکن یونیورسٹی بیروت نے نولڈک کے اس انتقاد کا جواب دیتے ہوئے تحریر کیا ہے۔

النسق الخطابی یقتضی التکریر کما ھو معروف
(تطور الاسالیب النثریۃ ص۴۴)

یعنی اسلوب خطابی کا تقاضہ ہے اور جیسا کہ ہر شخص اس کو جانتا ہے کہ اس میں تکرار ہوتا ہے۔

سورۃ الرحمٰن کی جب تلاوت ناظرہ کی جائے تو آیت بالا کے تکرار کی وجہ سے طبیعت ایک عجیب کیفیت محسوس کرتی ہے۔ اور اس آیت کی تاثیر غیر معمولی نفس قبول کرتا ہے۔ اور نفس انسانی ہر وقفہ کے وقت اپنے آپ سے یہ سوال کرتا ہے کہ آیا قرآن کریم کے اس حکم پر بھی عمل کرتا ہوں یا نہیں؟ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی نعمتوں کو بیان کیا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ خود ہی سوال کرتا ہے کہ فبای آلاء ربکما تکذبان کہ تم جن و انس خدا تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔ بانی احمدیت نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

الغرض خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی طرف توجہ دلانے اور عظمت باری کو صفات جلال و جمال کی اہمیت کے لئے تکرار کے اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔ اور یہ ہرگز ہرگز جائے اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ قرآنی فصاحت و بلاغت کی نمایاں مثال ہے اور تزکیہ نفس کے لئے یہ اسلوب انتہائی مؤثر ہے۔ اخلاق کی اعلیٰ صفات کے قیام کے لئے یہ اسلوب بہت ہی مفید ہے۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نماز جمعہ کی اہمیت

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم

ترجمہ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہے کہ میں کسی شخص کو نماز پڑھنے کا حکم دوں۔ بعد ازاں ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت آگ لگا دوں جو نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوتے اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔

تشریح:۔ اسلام میں نماز جمعہ کو بہت اہمیت کا مقام دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ اور الجمعہ کے نام سے ایک سورۃ بھی قرآن کریم میں موسوم ہے۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو مخاطب کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ جونہی تم جمعہ کی نماز کے لئے اذان سنو تو فی الفور سب کام اور کاروبار بند کر دو۔ اور نماز کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ جمعہ کی نماز اسلام میں بطور عید کے ہے جو ہر ہفتہ ادا کی جاتی ہے۔ اس میں امام تزکیہ نفوس اور معاشرہ کی مشکلات کے حل کے لئے خطبہ دیتا ہے۔ حدیث بالا سے ظاہر ہے کہ جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے نماز جمعہ چھوڑتا ہے اس کا یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے شفیق اور مہربان آقا بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بعض مغربیت زدہ نوجوان جمعہ کے دن کو بطور تفریح اور شکار کے گزار دیتے ہیں۔ اور جمعہ کی نماز کو عمداً چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے اصحاب کو یہ جان لینا چاہیئے کہ ان کا یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے۔

تبلیغی مساعی

امریکہ اور مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے خوشکن اثرات

(۱) "اسلام اور مسیحیت" کتاب پر تبصرہ
(۲) مشرقی افریقہ میں دن بدن اسلام تقویت حاصل کر رہا ہے۔

(۱)

ہمارے سلسلہ کے مخلص نوجوان میجر عبد الحمید صاحب امریکہ میں چار سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی سے سرانجام دے کر حال ہی میں مرکز میں تشریف لائے ہیں۔ آپ کو امریکہ کی ریاست اوہایو (OHIO) کے شہر ڈیٹن (Dayton) میں اللہ تعالیٰ نے نامساعد حالات کے باوجود مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ جس میں اب پانچ وقت خدائے قدوس کی عبادت کی جاتی ہے۔ کالے اور گورے اس مسجد میں فضائل اسلام پر لیکچر بھی سنتے ہیں اور اسلام کے خلاف اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ آپ کی خوشکن تبلیغی مساعی کے ذریعہ سے کئی سفید نفوس آغوش اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ڈیٹن شہر میں ایک مخلص اور منظم جماعت قائم ہو چکی ہے۔ آپ نے قیام ڈیٹن میں ایک ضخیم کتاب Islam & Christianity کے عنوان سے تحریر کی ہے۔ اس کتاب پر مندرجہ ذیل شاندار ریویو کیا گیا ہے۔

"اسلام اور مسیحیت" ایک فاضلانہ معلوماتی اور مؤثر تشریحات اور اسلام کے دفاع پر مشتمل بالاستیعاب کتاب ہے۔ جس میں بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند محمود (رضی اللہ عنہ) تک مذہب کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ مذہب اور اس کی مخالفانہ تحریکات پر خیال افروز بحث کے بعد مصنف نے اسلام۔ عیسائیت اور یہودیت کی تعلیمات ان مذاہب کی نصوص کی بناء پر تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے مضبوط منقولی دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ جس طرح عیسائیت یہودیت کی تکمیل ہے۔ اسی طرح اسلام جملہ گزشتہ مذاہب کی ارتقائی صورت ہے دوسرے مذاہب بنیادی لحاظ سے جھوٹے نہیں ہیں بلکہ نامکمل ہیں اس لحاظ سے ہم ان کو حقیقی مذہب نہیں کہہ سکتے ..... اس کتاب کے مضامین تحقیقی۔ گہرے افکار اور خیال افروز دلائل پر مشتمل ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔"

(۲)

حال ہی میں ایک کتاب مشرقی افریقہ سے HAMBU کے نام سے سواحیلی زبان میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے صفحہ ۳۰ پر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے مصنف رقمطراز ہے۔

"اسلام دن بدن تقویت حاصل کر رہا ہے اور اسلام کی اس روز افزوں ترقی سے دوسرے مذاہب کے سرکردہ اشخاص خوف محسوس کر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں مشرقی افریقہ میں عیسائیوں نے اسلام کی تردید میں متعدد کتب تصنیف کیں اور زور آور حملوں سے اسلام کو نیچا دکھانے کی کوشش کی اور کوئی بھی عالم مردِ میدان بن کر ان کے مقابل پر نہ آیا اور نہ ہی عیسائی پادریوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت ہوئی لیکن جونہی شیخ مبارک احمد اس ملک میں آئے حالات میں بڑا انقلاب آیا۔ پادریوں کی کتب اور ان کے مسموم انتقادات کا جواب دیا جانے لگا اور ان کی نکتہ چینیوں کا دفاع کیا گیا۔ پادریوں اور ان کے رفقاءِ کار کو مناظرات کے چیلنج دئے گئے مگر ان کو مقابلہ میں آنیکی جرأت نہ ہوئی حتّٰی کہ ایک پادری بھی مقابل پر نہ آیا۔ اب یہ حالت ہے کہ ان کے مُنہ بالکل بند ہو گئے ہیں۔"

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ

حضرت بانیٔ احمدیت کی سیرتِ مبارکہ کا ایک امتیازی پہلو یہ ہے کہ آنحضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا عشق اور والہانہ عقیدت درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا آپ کے اس عشق کا خلاصہ صرف اس فارسی شعر میں بیان کیا جا سکتا ہے ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ اس شعر کی تصدیق میں پیش کیا جا سکتا ہے مگر فرصت امروزہ میں صرف ایک امر کو بیان کیا جاتا ہے۔ اور وہ آپ کی غیرت کا ہے کہ آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کر سکتے تھے اور جب تک آپ اس کا ازالہ نہ کرتے آپ انتہائی بے چین رہتے۔ چنانچہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے جنگِ مقدس ۱۸۹۳ء کے مناظرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دجال کا ناپاک لفظ استعمال کیا اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر یہ اعلان کرتے ہیں تاکہ ہر شخص اس کو جان لے کہ اگر اس شخص نے حق کی طرف رجوع نہ کیا تو مباحثہ کا ہر دن ایک ماہ بن کر پندرہ ماہ کی مہلت اس خصم کو دے گا اور پندرہ ماہ کے اندر یہ شخص ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ (جنگِ مقدس)

اس پیشگوئی سے پہلے ڈپٹی عبداللہ آتھم بہت ہی شوخ اور بیباک تھے۔ انہوں نے امرتسر میں اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف فتنہ کو مشتعل کر رکھا تھا لیکن اس پیشگوئی کے الفاظ سنتے ہی ان کا رنگ زرد ہو گیا اور ان پر خوف و دہشت طاری ہو گئی۔ ان کے طوطے اُڑ گئے اور اسی جگہ سٹیج پر کھڑے ہو کر کانوں کو ہاتھ لگائے زبان مُنہ سے باہر نکالی اور اعلان کیا کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) دجال نہیں کہا حالانکہ یہ لفظ شائع شدہ تھا۔ ڈپٹی آتھم پر اس پیشگوئی سے اسقدر دہشت تھی کہ اس کے لئے اس کی زندگی اجیرن ہو گئی اور ہر لمحہ اضطراب بن گیا۔ اسے اپنے کمرہ میں سانپ نظر آتے اور وہ چیخیں مارا کرتا اور سوتے وقت وہ اس قسم کے خوفناک نظارے دیکھتا جس کی وجہ سے اس پر خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ اسکے بعد یکایک اس میں تبدیلی آگئی اور اسنے اپنی تحریر و تقریر میں کوئی لفظ بھی اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف نہیں نکالا۔ اس رجوع کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے جو ارحم الراحمین اور قابل التوب ہے اس کا عذاب ٹال دیا مگر اس کے ملنے والے دوستوں نے ڈپٹی صاحب سے یہ اعلان کروا دیا کہ وہ اس پیشگوئی سے بالکل خوف زدہ نہیں تھے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس اخفاءِ حق کی پاداش میں اس کو سات ماہ کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری پیشگوئی کے مطابق ہلاک کر دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عشق و محبت کی کیفیت کو یوں بیان فرماتے ہیں:۔

اس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

عالمِ عیسائیت

"اَب نجات عیسائیّت کے خُدا پر موت وارد ہو جانے پر ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں مُلکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

اللہ اکبر! مامورِ ربانی کی یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہو رہی ہے۔ چنانچہ دو سال ہوئے کہ کیمبرج یونیورسٹی میں مذہب عیسائیت کے بعض پروفیسروں نے ایک کتاب

"Objections to Christian Belief"

"عیسائی عقائد پر انتقادات" تحریر کی ہے۔ اس کتاب کا بنیادی خلاصہ یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام خدا تھے اور کیا ان میں کوئی ایسی وجہ جواز موجود تھی کہ جس کی بناء پر ان کو درجہ الوہیت دیا جائے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مروجہ عیسائیت کے عقائد کی تحقیق و تدقیق کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ وہ جدید مذہب اور دین پیش نہیں کر رہے بلکہ وہ عیسائیت کی اصل حقیقت اور منبع پیش کرنا چاہتے ہیں "تا لوگ اصل اور حقیقی عیسائیت کو قبول کر کے اور اس پر عمل کر کے کامیاب زندگی حاصل کریں۔ چنانچہ ان علماء عیسائیت نے جو درجہ اختصاص رکھتے ہیں اور جن کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ ALTIZER
۲۔ VAN BRUEN
۳۔ HAMILTON
۴۔ VAHANIAN

اب یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ان کا خدا اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور وہ مر چکا ہے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے۔ دوسرے پادری بھی ان چار پروفیسروں کے ہمنوا ہو رہے ہیں اور اس کام کو اب وہ وسیع کر رہے ہیں۔ تقریباً دس سال سے غیر معمولی رنگ میں عیسائیت کی تردید میں کمربستہ ہو گئے ہیں اور ان میں سے بعض اس امر کا بھی اعتراف کر رہے ہیں کہ ہم نے اسلام کے خلاف آج تک تعصب اور تنگ نظری سے کام لیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

We entirely agree that Christians have frequently made ignorant prejudice and uncharitable attachs, we are deeply sorry.

یعنی اس امر کا انتہائی افسوس ہے اور ہم اس سے کلیتہً اتفاق کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے ہمیں گہری جہالت اور تعصب میں رکھا اور اسلام پر ناشائستہ حملے کئے گئے۔

یہ ہے عیسائیت کی شکستِ فاش جس کا وہ خود اعتراف کر رہے ہیں۔ والفضل ماشھدت بہ الاعداء۔

درخواستِ دُعا:۔ چوہدری محمد اسلم صاحب محلہ دارالصدر غربی کئی مہینوں سے جوڑوں کی دردوں سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے کلّی معذور ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد حسین جھنگی مسیح بیت الحفیظ دارالصدر ربوہ)

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پگٹ کا دعویٰ الوہیت اور اس کی تباہی

۹ ستمبر ۱۹۰۲ء کو لندن کے ایک گرجا میں پادری ہیوگ سمتھ پگٹ (J. H. S. PIGOTT) نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس دعوے کے سنتے ہی کئی لوگ روتے ہوئے اور آہ و بکا کے عالم میں اس کے سامنے سجدہ میں گر گئے اس خبر کے سنتے ہوئے ہی کئی لوگ اس کے مرید ہو گئے۔ اس کے حالات اور دعاوی معلوم کرنے کے لئے خط و کتابت کا آغاز کیا مسٹر پگٹ کے سیکرٹری نے دو اشتہارات قادیان ارسال کئے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کو ان اشتہارات کے مضمون سے اطلاع ہوئی تو آپ کی غیرت اس کو برداشت نہ کر سکی کہ ایک شخص الوہیت کا دعویٰ کرے۔ آپ نے فوراً ایک اشتہار تحریر فرمایا جس کا عنوان تھا۔ "ادعائے الوہیت کے مدعی کو تنبیہ" جس میں حضور نے موثر انداز میں تحریر فرمایا:

"یہ امر خدا کی غیرت کو بھڑکانے والا ہے کہ ایک شخص انسان ہو کر پھر خدا بنتا ہے اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اپنے تئیں قرار دیتا ہے اور اس طرح پر خدا کے مقدس نبیوں کی بے عزتی کا بھی موجب ہوتا ہے اس لئے میرے سچے اور پاک اور کامل خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے کہ میں ایسے شخص کو آنے والی سزا سے متنبہ کروں کہ اگر وہ اس گستاخی سے توبہ نہیں کرے گا تو ہمارے دیکھتے ہوئے اور ہماری زندگی ہی میں بہت قریب عرصہ تک ایک شدید عذاب کے ساتھ رخصت ہو جائے گا جو محض خدا کی طرف سے ہوگا نہ انسان کے ہاتھ سے۔ یہ عذاب کا وعدہ اس خدا کی طرف سے ہے جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس کی غیرت ایسا کرے گی تا آئندہ کوئی انسان ہو کر ایسے جھوٹے دعووں سے زمین کو ناپاک نہ کرے۔"

یہ اشتہار بڑی کثرت سے شائع کیا گیا۔ لندن پریس نے اس کو غیر معمولی اہمیت دی اور مسٹر پگٹ پر اتمام حجت کر دی۔ اس اشتہار کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو پگٹ پر خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرتے ہوئے یہ کاری ضرب لگائی کہ:

یہ دلیر دروغ گو یعنی پگٹ جس نے خدا ہونے کا لندن میں دعویٰ کیا ہے وہ میری آنکھوں کے سامنے نیست و نابود ہو جائے گا۔

— ۲ —

جس وقت پگٹ کے متعلق پہلا اشتہار شائع کیا گیا اس وقت مسٹر پگٹ کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور وہ بام عروج پر تھا مگر اس کے بعد ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ اس کی زندگی ایک راز بن گئی۔ اس کو انتہائی نفرت سے دیکھا جانے لگا۔ چنانچہ اس کے مریدوں نے اس کی مخالفت شروع کر دی اس پر زنا اور بدکاری کے الزامات عائد کئے گئے۔ عدالت نے اس دعوے اور الزام کو ثابت کر دیا اور فرد جرم عائد کر دیا گیا۔ مسٹر پگٹ نے خود ہی اس دعوے کو جھٹلا دیا اور بقیہ عمر بالکل اخلاقی لحاظ سے ننگے ہو کر بسر کی اور انتہائی نامرادی اور ناکامی کی زندگی گزار کر اس جہان سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ اس کا دعویٰ اس کے لئے لعنت ثابت ہوا۔ اس سے عقیدت کرنے والی ایک عورت سے اس کا ایک ناجائز بیٹا بھی پیدا ہوا۔ مسٹر پگٹ کے متعلق ایک نقاد تحریر کرتا ہے:-

"انگلستان کی تاریخ میں پگٹ کا گرجا اور اس کا دعویٰ الوہیت اور مسیحیت سب سے بڑا دھوکا تھا جو لوگوں کو دیا گیا اور کئی صدیوں تک اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔"

الغرض خدا کے مسیح کی بات پوری ہوئی کہ یہ دلیر دروغ گو نیست و نابود ہو جائے گا۔

وفی ذالک عبرۃ و تذکرۃ

لمن لہ عینان۔

بانی احمدیت کی علمی فتح

عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا اعتراف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی کارناموں میں سے ایک نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ آپ دنیا میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے اور اس امر کے اثبات میں آپ نے ایک کتاب منن الرحمٰن بھی تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابھی اس تحقیق کو وسیع کرنا چاہتے تھے مگر عمر نے وفا نہ کی۔ کمال یہ ہے کہ آج تک اس اتنی طویل مدت تک کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ وہ عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا دعویٰ کرتا۔ یہ علمی انکشاف جہاں اپنی حقیقت آپ ہے وہاں اس امر کا بھی اظہار ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے عربی زبان میں غیر معمولی لیاقت و قابلیت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم کے معارف کی اشاعت کے لئے عربی زبان کا غیر معمولی علم عطا فرمایا۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو میرا مقابلہ کر سکے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک معجزہ آپ کو یہ بھی عطا فرمایا جس کے متعلق آپ خود فرماتے ہیں:-

"وانی مع ذالک علمت اربعین الفا من اللغات العربیۃ"

یعنی مجھے عربی زبان کا چالیس ہزار مادہ سکھایا گیا۔ اور آپ نے اس بنا پر یہ فرمایا ہے اور بطور چیلنج کے تحریر کیا ہے کہ عرب و عجم کے علماء اگر مل کر بھی میرا مقابلہ کریں تو وہ اس میں ناکام رہیں گے۔

ظاہری طور پر ہرگز ہرگز ایسے حالات نہ تھے کہ بانی احمدیت عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا انکشاف فرماتے مگر امام الزمان اور مامور ربانی کی حیثیت سے آپ نے پرشوکت انداز میں فرمایا اور بطور چیلنج کے تحریر کیا۔

"اب خدا تعالیٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآن شریف سے اس بات کی ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور ام الالسنہ جس کے لئے پارسیوں نے اپنی جگہ اور عبرانی والوں نے اپنی جگہ اور آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ انہیں کی وہ زبان ہے جو عربی مبین ہے اور دوسرے تمام دعویدار غلطی اور خطا پر ہیں۔"

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"اور اگر تم مقابلہ کے لئے اٹھتے ہو تو میں تم کو بطور انعام پانچ ہزار روپیہ دوں گا۔ بشرطیکہ تم شرائط کے مطابق جواب دو اور میری شرط کا روپیہ جہاں چاہو جمع کرا لو اس انعام کو لینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ یا اپنی زبان کی حمایت کرنے کے لئے کچھ ہمت کرو۔"

عربی زبان کے ام الالسنہ کے مسئلہ کی اہمیت دراصل فضیلت اسلام اور سید الانبیاء حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر واضح دلیل ہے اور بانی احمدیت کا عظیم کارنامہ۔

— ۲ —

مشہور عیسائی عالم انستاس ماری الکرملی جو رائل عرب اکیڈیمی (المجمع العلمی العربی الملکی) کے ممتاز ممبر تھے آپ عربی زبان کے ان علماء میں شمار ہوتے ہیں جن کے مقام اور افتخار کو تسلیم کیا جاتا ہے آپ نے ایک کتاب "نشوء اللغۃ العربیۃ ونموھا واکتمالھا" تحریر کی ہے جس کی ۲۹ فصول ہیں۔ یہ عربی لغت کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے یہ کتاب دراصل آپ کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو آپ نے "ان اللغۃ العربیۃ ام اللغات اور مفتاح اللغات" کے عنوان سے ۱۹۳۵ء میں مختلف عربی اخبارات میں تحریر کئے اس کتاب کے صفحہ ۱۹۳–۱۹۴ پر مصنف نے وضاحت سے تحریر کیا ہے کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے۔ حضرت بانی احمدیہ علیہ السلام نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا انکشاف ۱۸۹۵ء میں فرمایا اور اس کا اظہار تقریباً ۱۹۳۵ء میں ایک عرب عالم نے کیا۔ اس طرح اس نظریہ ام الالسنہ کا اعتراف کر لیا گیا۔ یہ ہے وہ علمی فتح جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علمی میدان میں ہوئی۔

اشارات

(شاہد عجمی" کے قلم سے)

ایک عالمگیر لسانی انقلاب

پچھلے ماہ جنیوا میں مترجموں کی ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے صدر جین ہربرٹ نے اقرار کیا کہ عربی زبان اب ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے اور اب اسے ایک عالمی زبان قرار دیا جانے لگا ہے۔ چنانچہ یونیسکو نے اپنی کمیٹیوں کے لئے اسے تسلیم کر لیا ہے اور بعض دوسرے عالمی اداروں نے بھی۔ رجی کا رابطہ ٹیونس، الجزائر اور متحدہ جمہوریہ عرب سے ہے انہوں نے مزید کہا کہ یورپ کے لئے باہر کی یہی ایک زبان ہے جو بہت زیادہ اہم ہے۔ (صدق جدید" لکھنؤ)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے انکشاف کے مطابق چونکہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ لہذا ہمارا یقین ہے کہ اس الہامی اور مقدس زبان کو مستقبل میں اپنا حقیقی مقام ملنے والا ہے۔ مغربی ممالک میں اس کی مقبولیت اسی عالمگیر لسانی انقلاب کا پیش خیمہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

علامہ مشرقی کو "صالحانہ سارٹیفکیٹ"

۱۹ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلمانوں کی عسکری تنظیم "خاکسار تحریک" کے نوجوانوں کو لاہور میں جو خونچکاں اور المناک حادثہ پیش آیا اس کی یاد میں پاکستانی پریس نے اداریئے اور مضامین شائع کئے ہیں اور تحریک کے بانی عنایت اللہ خاں المشرقی کو خراج عقیدت ادا کیا ہے۔

اس سلسلہ میں نامناسب نہ ہوگا اگر مودودی صاحب کے اس سارٹیفکیٹ کا بھی تذکرہ کر دیا جائے جو انہوں نے قائد تحریک کو ان کی زندگی میں عطا فرمایا تھا یعنی لکھا "مشرقی صاحب جس چیز کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ اسکو اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ خالص مادہ پرستی ہے۔ ان صاحب نے نبوت کی حقیقت کو ہی بدل ڈالا ہے۔ اور مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں وہی مشن لیکر آئے تھے جو ہٹلر اور مسولینی کا مشن ہے۔ میں ایسے لوگوں کو کافر کی بجائے منافق کہنا زیادہ صحیح سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک یہ کھلے دشمنان اسلام سے زیادہ خطرناک ہیں"

("ترجمان القرآن" جلد ۸ نمبر ۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۳۶)

ایک عظیم الشان پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آج سے تینتالیس برس قبل کی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔

"میرے نزدیک مصر مسلمانوں کا پوپ ہے جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے بلاد اسلامیہ کے اخلاق کو خراب کرے مگر میرا دل کہتا ہے اور جب سے میں نے قرآن کریم کو سمجھا ہے۔ میں بار بار اسکی بعض سورتوں سے استدلال کرتا ہوں اور اپنے شاگردوں کو کہتا چلا آیا ہوں کہ یورپین فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے۔ اور اب میں اس بنا پر کہتا ہوں کہ یورپ نے اس امر میں ایسا دھوکہ کھایا ہے جیسا کہ فرعون نے۔ مصر جب خدا تعالیٰ کی تربیت میں آجائے گا تو وہ اسی طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگا جس طرح حضرت موسےٰ فرعون کی تباہی میں بے شک اس وقت یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے"

(الفضل ۱۳؍ستمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۳ کالم ۲)

خدا کرے جلد ایسے حالات پیدا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا قرآن کریم سے یہ استنباط جلد حقیقت کا رنگ اختیار کرے۔ (اللّٰھم آمین)

علم و عمل

"علم و عمل" برصغیر پاک و ہند کے مشہور اسلامی ادارہ "تعلیم الاسلام کالج ربوہ" کا ماٹو ہے۔ ماہنامہ الجامعہ جامعہ محمدی شریف (ضلع جھنگ) نے اپنی تازہ اشاعت میں اس ماٹو کو زینت عنوان بناتے ہوئے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ کو بزرگ و عظیم سمجھا جائے اور ہر وقت حاضر و ناظر خیال کیا جائے

اگر ہم اس یقین اور اس بیان میں پختہ ہو گئے تو ہم وقت کے ولی اللہ ہوں گے اس وقت ہماری ولایت میں کوئی شک نہیں کر سکے۔۔۔۔۔ یہ صرف راقم الحروف کا دعویٰ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو ایمان لے آیا میں اس کا دوست ہوں"

بات کی معقولیت میں بھلا کسے کلام ہو سکتا ہے بشرطیکہ یہ وضاحت بھی فرما دی جائے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انیسویں بیسویں صدی میں یہ پابندی لگا دی ہے کہ اب وہ اپنے دوست بننے والوں سے کبھی کلام نہیں کرے گا یا اس کی صفت تکلم آج بھی پوری شان سے جاری و ساری ہے!

مذہب اور سائنس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نظریہ پیش کر کے دینی حلقوں اور طبیعیات کے ماہروں پر زبردست احسان فرمایا ہے کہ مذہب اور سائنس میں تصادم کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے۔

یہ نظریہ نہ صرف مذہبی فکر رکھنے والوں میں زور پکڑ رہا ہے بلکہ سائنسدانوں کا رجحان بھی بڑی تیزی سے اس طرف ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ ایک ممتاز ماہر طبیعیات چارلس ایچ ٹاؤنس نے "مذہب اور سائنس کا مستقبل" کے عنوان سے ایک مفصل مقالہ لکھا ہے جس کے آغاز میں انہوں نے اپنا موقف واضح کرتے ہوئے بتایا ہے:-

"بہت سے لوگ یہ مان لیتے ہیں کہ مذہب اور سائنس کا تعلق الگ الگ امور سے ہے اور یہ کہ ان دونوں کے طریق بھی مختلف ہیں یہ لوگ ان دونوں کو اپنے ذہن کے خانوں میں اس طرح علیحدہ کر کے رکھتے ہیں کہ کسی براہ راست ٹکراؤ کا امکان ہی نہیں رہتا۔۔۔۔ میرے نزدیک سائنس اور مذہب دونوں کی حیثیت آفاقی ہے اور بنیادی طور پر دونوں بے حد مشابہ ہیں اپنے موقف کو زیادہ واضح کرنے کے لئے درحقیقت میں یہ انتہا پسندانہ نقطہ نظر اختیار کروں گا کہ ان دونوں کے درمیان اختلافات محض سطحی ہیں اور اگر ہم ان دونوں کی حقیقت پر نظر ڈالیں تو ان میں امتیاز کرنا مشکل ہے:" (ترجمہ)

سلطان القلم کا اعجاز ملاحظہ فرمایئے کہ عہد حاضر کے سائنسدان وسیع اور طویل ریسرچ کے بعد آج جس حقیقت تک پہنچے ہیں وہ امام الزمان نے مدتوں قبل صرف ایک مختصر سے فقرہ میں بیان فرما دی فللّٰہ الحمد

افتاء

سوال:- مسجد میں لاؤڈ سپیکر سے دیہاتی عوام کے لئے گم شدہ اشیاء مثلاً مویشی۔ اشیاء بچے وغیرہ اور تجارتی مقاصد مثلاً نئی دکان وغیرہ کے متعلق اعلانات ہوتے ہیں کیا یہ شرعاً درست ہے؟

جواب:- مذکورہ صورت کے مطابق اس قسم کے عام دنیاوی اعلانات مسجد کے اندر سے نہیں ہونے چاہئیں۔ شرعاً یہ صورت معیوب ہے۔ اگر ایسے اعلانات ضروری ہوں تو لاؤڈ سپیکر ایسی جگہ رکھنے کا انتظام کر لیا جائے جو مسجد کے اصل حصہ سے الگ ہو۔

سوال:- امام مسجد نے ایک مردہ گائے کی کھال اتاری ہے حالانکہ اتارنے والے موجود تھے یہ واقعہ دیکھ کر عوام اب اس امام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب:- مردہ جانور کی کھال اتار کر اور اسے رنگ کر اپنے استعمال میں لانا جائز ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ حدیث شریف میں اسکی اجازت آئی ہے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک مردہ بکری کو اس کا مالک باہر پھینک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا اسکی کھال اتار کر اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔ اسے ضائع نہ کرو۔ اسلئے مردہ جانور کی کھال اتار کر امام مسجد نے کوئی برا فعل نہیں کیا۔ اور نہ اس وجہ سے وہ مستحق نفرت بن سکتا ہے (ناظم افتاء)

درخواست دعا

میری نانی اماں کو اچانک گرنے سے کولہے پر سخت چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے چل پھر نہیں سکتیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ نانی اماں کو صحت کاملہ عطا فرما دے۔ آمین۔

(ناصرہ پروین از ربوہ)

روزنامہ الفضل خلیفۂ وقت کی آواز کو جماعت تک پہنچاتا ہے

اگر یہ آواز جماعت کے تمام افراد تک نہ پہنچے تو وہ متحد ہو کر غلبۂ اسلام کیلئے کیسے کوشش کر سکتے ہیں

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی گھرانہ میں الفضل پہنچے اور ہر گھر اس سے فائدہ اٹھائے

اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۷ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی تھی اس میں حضور نے احباب جماعت کو روزنامہ الفضل خریدنے اور اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی بھی تحریک فرمائی تھی۔ حضور کی تقریر کا وہ حصہ جو الفضل سے متعلق تھا۔ درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا :۔

سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں "الفضل" پہنچے

اور "الفضل" سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔ ابھی جماعت کے حالات ایسے ہیں کہ شاید ہر گھر میں "الفضل" نہیں پہنچ سکتا لیکن جماعت کے حالات ایسے نہیں کہ ہر گھر اس سے فائدہ بھی نہ اٹھا سکے۔ اگر ہر جماعت میں "الفضل" پہنچ جائے اور جو بڑی جماعت ہے اور اس کے آگے کئی حلقے ہیں اس کے ہر حلقہ میں الفضل پہنچ جائے اور الفضل کے مضامین وغیرہ دوستوں کو سنائے جائیں تو ساری جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ خصوصاً خلیفۂ وقت کے خطبات اور مضامین اور درس اور ڈائریاں وغیرہ ضرور سنائی جائیں۔ خصوصاً میں نے اس لئے کہا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ بنایا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کو نیکی کی باتیں بتاتا رہے، وہ امر بالمعروف کرتا رہے اور نہی عن المنکر کرتا رہے، بدیوں سے وہ روکتا رہے۔ اب ہر آدمی جب دوسرے بھائی کو امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرتا ہے تو جس شخص کو سمجھایا جا رہا ہوتا ہے اس کا سمجھانے والے کے ساتھ ایسا کوئی معاہدہ نہیں کہ وہ ضرور اس کی بات مانے گا۔ سمجھانے والے کا کام سمجھا دینا اور خاموش ہو جانا۔ اور مخاطب کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ان باتوں پر عمل کرے۔ اس کے سامنے دو رستے ہیں وہ ان دو رستوں میں سے ایک رستہ اختیار کرے گا۔ یا تو اسے وہ بات سمجھ نہیں آئے گی اور وہ سمجھانے والے کو کہے گا میاں تم جاؤ اور اپنا کام کرو مجھے تم کیوں ستا رہے ہو۔ اور اگر اسے بات سمجھ آجائے کہ ایسا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے تو وہ بڑے پیار سے جواب دے گا میاں میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے میری توجہ اس طرف پھیری ہے لیکن اپنے دل میں وہ یہی سوچے گا کہ اپنے حالات کو میں بہتر جانتا ہوں، قرآن کریم کا یہ حکم نہیں کہ میں ہر وہ کام کروں جسے کوئی دوسرا شخص نیکی سمجھتا ہے۔ قرآن کریم کا تو یہ حکم ہے کہ جو ہدایت تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس میں سے جسے تم احسن سمجھو اسی کی پیروی کرو اِتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ (زمر ع ۱) پس افراد کے متعلق تو یہ قانون ہے لیکن جہاں تک جماعت کا تعلق ہے۔

صرف خلیفۂ وقت کی ذات ہی ہے

کہ آپ میں سے ہر ایک نے اس کے ساتھ یہ عہد بیعت کیا ہے کہ جو نیک کام بھی آپ مجھے بتائیں گے میں اس میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ یعنی امر بالمعروف میں اطاعت کا عہد جماعت کے اندر صرف خلیفۂ وقت سے ہے۔ اور جماعتی نظام میں جب تک کسی جماعت میں خلافت قائم رہے یہ فیصلہ کرنا کہ جماعتی کاموں میں کونسی بات اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق احسن ہے اور کونسی نہیں یہ صرف خلیفۂ وقت کا کام ہے کسی اور کا ہے ہی نہیں۔ اس نے بتانا ہے کہ موجودہ حالات میں مثلاً دوسروں کے ساتھ مذہبی تبادلہ خیال اس رنگ میں کرو۔ ہزار طریقے ہیں جن سے ہم مذہبی تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ کسی موقع پر۔ کسی وقت پر۔ کسی مقام پر یا کسی ملک میں ایک طریقہ احسن ہوتا ہے تو دوسرے موقع پر۔ دوسرے وقت پر۔ دوسرے مقام پر یا دوسرے ملک میں دوسرا طریقہ احسن ہوتا ہے اب یہ فیصلہ کرنا کہ کون سے مقام یا کونسے ملک میں کونسا طریق احسن ہے خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ تو جب خلیفۂ وقت حالات کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے اور جماعت سے کہتا ہے۔

اِتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

یہ چیز اس وقت کے لحاظ سے اور ان حالات میں احسن ہے تم اس کی

خوبصورت اور مضبوط دانت
جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں، دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد ملک پرانا اڈہ چنیوٹ

اتباع کرو۔ لیکن آپ کے کانوں تک اس کی آواز نہیں پہنچتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ساری جماعتیں (جماعت سے مراد مثلاً گجرات یا جہلم کی جماعت ہے) بوجہ اس کے کہ ان تک خلیفۂ وقت کی آواز نہیں پہنچتی وہ کام نہیں کرسکتیں۔ تو

"الفضل" اس شخص کی بات آپ کے کان تک پہنچاتا ہے

جس کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات لگائی ہے کہ جماعت کے متعلق وہ یہ فیصلہ کرے کہ اسے اس وقت فلاں کام کرنے چاہئیں۔ لیکن اگر آپ اپنے کانوں میں الفضل نہ منگوا کر یا اُسے نہ سُن کر انگلیاں ڈال لیں تو پھر کام کیسے چلے گا۔ ہر جماعت میں کم از کم ایک پرچہ الفضل کا جانا چاہیئے اور اس کی ذمہ داری امراءِ اضلاع اور ضلع کے مربیان پر ہے اور اس کی تعمیل دو مہینے کے اندر اندر ہو جانی چاہیئے ورنہ بعض دفعہ تو میں یہ سوچتا ہوں کہ ایسے مربیوں کو جو ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کام سے فارغ کر دیا جائے اگر ان لوگوں نے خلیفۂ وقت کی آواز جماعت کے ہر فرد کے کان تک نہیں پہنچانی تو اور کون پہنچائے گا اس آواز کو۔ اور اگر وہ آواز جماعت کے کانوں تک نہیں پہنچے گی تو جماعت بحیثیت جماعت متحد ہو کر غلبہ اسلام کیلئے وہ کوشش کیسے کرے گی جس کوشش کی طرف اسے بلایا جا رہا ہے۔ پس

الفضل کی اشاعت کی طرف جماعت کو خاص توجہ دینی چاہیئے

زیادہ سے زیادہ لوگوں کو الفضل خریدنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں تک وہ آواز پہنچنی چاہیئے جو مرکز کی طرف سے اٹھتی ہے اور خلیفۂ وقت جو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ ہے اس کی طرف آپ کے کان ہونے چاہئیں اور اس کی طرف آپ کی آنکھیں ہونی چاہئیں اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اسلام جلد از جلد غالب آجائے۔

اعلان نکاح

۱۔ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک محترمہ ثمینہ صاحبہ بنت چوہدری عبدالمجید صاحب بھٹی ساکن ناظم آباد کراچی کا نکاح مکرم سید مظہر احمد صاحب ابن مکرم سید ارشد علی صاحب لکھنوی مرحوم حال لندن سے محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی کراچی نے چودہ ہزار روپیہ حق مہر پر احمدیہ ہال میں پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ یہ نکاح اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار نذیر احمد سیالکوٹی۔ آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی)

۲۔ میری بچی صغیرہ سلطانہ کا نکاح عزیزم منظور احمد ولد اللہ دتہ صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر مکرم چوہدری نیر دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ نے بعد نماز مغرب ڈسکہ کلاں میں پڑھا ہے جملہ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام اور احمدیت کے حق میں بابرکت فرمائے۔ خاکسار ملک محمد عبداللہ احمدی ولد محمد خان مرحوم ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ

تقریب شادی

مورخہ ۱۱ اپریل کو مکرم محمد لطیف احمد صاحب ابن محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب آف قادیان کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ ان کا نکاح ۱۰ جولائی ۶۶ء کو بمقام راولپنڈی نسیمہ بیگم صاحبہ بنت شیخ فیاض الحق صاحب اوورسیر کراچی کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر ہوا تھا۔ بارات ۷ اپریل کو ربوہ سے کراچی گئی اور ۱۰ اپریل کو واپس آگئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

نُور کا جل والوں کا

سُرمہ نوری

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ
قیمت پچاس پیسے ایک روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

ضرورت معلّم

اگر کسی جماعت کو یا مخیّر دوست کو معلّم دینیات کی ضرورت ہو۔ تو نسیم میڈیکل ہال سانگلہ ہل سے خط و کتابت کریں

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ الفضل ربوہ
مینجر
سے خط و کتابت کیا کریں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل، کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور۔ ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

ہر قسم کا چمڑا۔ کینوس کے ٹرنک۔ سوٹ کیس۔ ہولڈ آل ہینڈ بیگ سامان سیڈلری۔ سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔

ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱۔ انار کلی لاہور

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔
(مینیجر)

احباب سے گذارش

ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے احباب کرام سے تعاون ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے۔

برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن ۶۱ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی مقبول عام و مشہور ادویہ

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی، اپھارہ بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت اور قبض کے لئے نہایت مفید زود اثر اور کامیاب و مقبول عام

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

سرمہ مکدر چشم

کمزوری نظر، دھند، جالا، پھولا، آنکھوں سے پانی بہنا، خارش، پڑوال۔ اور ککروں کے لئے ازحد مفید ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا یا پائیوریا، دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور مونہہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۵۰ پیسے

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ ضعف جگر، ضعف ہضم۔ دائمی قبض اور خرابی خون، درد، جوڑوں کا درد، ریحی درد۔ دل کی دھڑکن اور خون کی کو دور کر کے اعصاب کو طاقت بخشتا ہے:

قیمت فی بوتل ۴/- روپیہ

مفید منجن

دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور مونہہ کو خوشبودار بناتا ہے دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے بہترین تحفہ۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج، مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی پانچ روپے

مکمل کورس پندرہ روپے

آپ کے لئے

ہم نے

نصرت رائٹنگ پیڈ

تیار کئے ہیں جن پر بلاک

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

کے علاوہ یہ بھی درج ہے

۱۔ پیڈ بڈ بٹ جماعت احمدیہ ۲۔ مجلس انصار اللہ

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے

آپ اپنی ضرورت کے لئے صرف ایک روپیہ میں ایک پیڈ طلب فرمادیں۔ خرچ ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

و دیگر ادویات

افضل برادر گولبازار ربوہ

سے مل سکیں گی،

خریدتے وقت شفاخانہ نور دیات کا لیبل دیکھ لیا کریں،

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

تسلی بخش کام

ہر قسم کی موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی مرمت کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں، کام تسلی بخش، اجرت مناسب، سیکنڈ ہینڈ موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے بھی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے،

ایم ایم آٹو ملتان روڈ لاہور

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت!

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں:-

میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے۔"

تیار کردہ: **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ**

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر!

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ!

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں (مینیجر)

ھوالشافی!

پاکستان میں ایجاد ہونے والی ادویات کی کامیابیاں!

بفضلہ تعالیٰ ہم کئی ایک پرانی امراض کے لئے اونچی طاقت کی چار خوراکی اکسیریں تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں چار خوراکی اکسیروں کو آزما کر کامیاب قرار دینے والے چند حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں:

* جناب سید کمال یوسف صاحب مبلغ اسلام کوپن ہیگن * جناب ملک صلاح الدین صاحب مولف اصحاب احمد قادیان * جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم (آف ربوہ) پاک آرمی * جناب سردار محمد اسلم صاحب کرشن نگر لاہور * جناب ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ چنیوٹ * جناب خواجہ محمد حنیف صاحب دکاندار گولبازار ربوہ اور * جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ فیکٹریز لمیٹڈ لوریانہ۔

بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل اکسیریں اپنی متعلقہ امراض کا مکمل علاج ہیں:-

۱۔ اکسیر بواسیر	PILES CURE	۸۔ اکسیر چشم	EYES CURE
۲۔ اکسیر درد (جوڑوں اور اعصاب کے درد، اور گنٹھیا کے لئے)	PAINS CURE	۹۔ اکسیر جریان گوش	OTORRHOEA CURE
		۱۰۔ اکسیر ناسور	FISTUL CURE
۳۔ اکسیر سردرد	HEADACHE CURE	۱۱۔ اکسیر تبخیر	FLATULENCE CURE
۴۔ اکسیر زکام (ناک سے اخراج)	COLD CURE	۱۲۔ اکسیر درد شکم	COLIC CURE
۵۔ اکسیر نزلہ (حلق سے اخراج)	CATARRH CURE	۱۳۔ اکسیر سیلان الرحم	LEUCORRHOEA-CURE
۶۔ اکسیر دمہ (خشک دمہ)	ASTHMA CURE		
۷۔ اکسیر نکسیر	EPISTAXIS CURE	۱۴۔ اکسیر بانجھ پن	STERILTY CURE

ہر دوا کے مکمل کورس (چار خوراک) کی قیمت دس روپے۔ خرچ ڈاک بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ

کیمبریج میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۹ اپریل تا ۱۶ اپریل

(۱) گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ بعد ازاں ہائی بلڈ پریشر اور سردرد کے باعث طبیعت ناساز رہی۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(۲) جماعت احمدیہ پاکستان کی اڑتالیسویں مجلس مشاورت جو ربوہ میں ۷ اپریل ۱۹۶۷ء کو بعد نماز جمعہ ۴ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی۔ تین روز تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۹ اپریل کو ساڑھے چھ بجے شام نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ان تین دنوں میں شوریٰ کے پانچ اجلاس منعقد ہوئے جو مجموعی طور پر اٹھارہ گھنٹے جاری رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پانچوں اجلاسوں میں بنفس نفیس شرکت فرمائی اور ہمہ وقت تشریف فرما رہ کر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان کو افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ مختلف اجلاسوں کے دوران بیسیوں مرتبہ نہایت بیش قیمت اور زریں ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ دس نہایت اہم تبلیغی اصلاحی تنظیمی اور مالی امور پر غور و فکر کے بعد حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں مشورے پیش کئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کی پیش کردہ سفارشات پر روشنی ڈال کر مشورہ طلب امور کے متعلق فیصلے صادر فرمائے۔ شوریٰ میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ بجٹ بھی زیر غور آئے۔ شوریٰ نے ان تینوں مرکزی انجمنوں کے مجموعی طور پر ۸۷۷۲۳۵ روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ ان تینوں بجٹوں کی یہ مجموعی رقم سال گزشتہ کی مجموعی رقم سے بقدر ۸۸۳۸۹۴ روپے زیادہ ہے۔ امسال مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۲۸۹ جماعت ہائے احمدیہ کے چھ صد سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امسال شوریٰ کے اجلاس پہلی مرتبہ "ایوان محمود" (ہال مجلس خدام الاحمدیہ) میں منعقد ہوئے۔

(۳) امسال جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلس مشاورت میں جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے جنرل سیکرٹری جناب ایم کے بونگے نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے انہی دنوں سیرالیون سے ربوہ پہنچے تھے۔ انہوں نے ۹ اپریل کو شوریٰ کے آخری اجلاس میں نمائندگان سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی ترقی اس کی شاندار اسلامی خدمات اور احمدیت کی صداقت پر بہت پرجوش اور موثر انداز میں روشنی ڈالی۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیرینہ طبی خادم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعرات صبح ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۱۴ اپریل کو نماز جمعہ کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز نماز عشاء کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود قصر خلافت سے بہشتی مقبرہ تشریف لا کر قبر پر دعا کرائی۔

(۵) مورخہ ۱۴ اپریل کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ناسازیٔ طبع کے باوجود نماز جمعہ کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نماز باجماعت کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ اور نماز پڑھائی۔ حضور نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۶) مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اپریل کو جمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے بالترتیب انگریزی اردو اور عربی میں منعقد ہوئے ۱۳ اپریل کو عربی مقابلے کے اختتام پر نماز مغرب کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جامعہ احمدیہ میں تشریف لا کر ان مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے نیز جامعہ کے طلباء اور اساتذہ سے خطاب فرما کر انہیں نہایت بیش قیمت اور زریں ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں حضور نے جامعہ کے سالانہ عشائیہ میں بھی شرکت فرمائی۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی ۱۷ اپریل بھارتی دارالحکومت دہلی میں پولیس کی بغاوت نازک دور میں داخل ہو گئی ہے شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے وزیراعظم اندرا گاندھی اور وزیر داخلہ مسٹر چوان کی رہائش گاہ، ایوان صدر ریزرو بنک اور دوسرے تمام اہم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں پر فوج متعین کر دی گئی ہے شہر کے اہم ناکوں پر بھی فوجی جوان سنگینیں لگائے تیار کھڑے ہیں پولیس کے تمام تھانے اور چوکیاں خالی پڑی ہیں اور پولیس والے جن میں کانسٹیبل اور نچلے درجے کے افسر شامل ہیں مظاہرہ کرنے ہوئے گرفتاریاں دے رہے ہیں اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ مظاہرین اور فوج میں کہیں جھڑپیں شروع ہو جائیں گی کیونکہ حکومت کی سختی سے اشتعال پھیل رہا ہے

● نیویارک ۱۷ اپریل۔ گزشتہ روز اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز کے سامنے ہزاروں افراد نے ویٹ نام میں امن قائم کرنے کے حق میں مظاہرہ کیا امریکہ میں آج تک جنگ کے خلاف اتنا بڑا مظاہرہ کبھی نہیں ہوا۔ اس ڈرامائی مظاہرے کی قیادت نوبل پرائز یافتہ لیڈر ڈاکٹر کنگ مارٹن لوتھر نے کی۔ ایک اطلاع کے مطابق کل دنیا بھر کے تمام اہم شہروں میں جنگ ویٹ نام کے خلاف مظاہرے ہوئے لنڈن میں بھی زبردست ہنگامہ ہوا۔ اور مظاہرین نے وزیراعظم ولسن کو گھیرنے کی کوشش کی۔ امریکی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ کیا گیا اور صدر جانسن کا پتلا امریکی پرچم میں لپیٹ کر جلایا گیا۔

● لاہور ۱۷ اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ محرم الحرام کے دوران صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور محب وطن اور فرض شناس شہریوں کی طرح امن و امان اور باہمی تعاون کی فضا برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو کسی فرقے کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہیئے بلکہ صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے جس کا سبق ہمیں اسلام نے دیا ہے وہ یہاں نشری تقریر کے سلسلہ میں عوام سے خطاب کر رہے تھے۔

فوجی بھرتی!

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعرات صبح نو بجے ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخط سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴